جنوبی سوڈان کی داخلی کشمکش کے متعدّد سیاسی اور اقتصادی اسباب میں سے ایک سبب آبادی کی مذہبی تقسیم بھی ہے۔ کم و بیش ۷۰-۸۰ فیصد آبادی مظاہر پرست لوگوں پر مشتمل ہے۔ باقی آبادی تقریباً برابر برابر مسیحیت اور اسلام کی پیروکار ہے۔ بحیثیت مجموعی سوڈان ایک مسلم ملک ہے اور مسیحی آبادی، پورے ملک کی آبادی کا معمولی حصّہ ہے۔

جنوبی سوڈان میں جاری خانہ جنگی میں مسیحی تبشیری تنظیموں کا ہمیشہ سے ایک کردار رہا ہے۔ انہوں نے جہاں لوگوں کو حلقۂ مسیحیت میں داخل کرنے کی کوشش کی، وہیں وفاقی حکومت کے ظلم و ستم کی داستانیں بیان کر کے مغربی دُنیا سے سرمایہ جمع کیا اور یہ کام مسلسل جاری ہے۔ "کرسچینٹی ٹوڈے" (اپریل ۱۹۹۶ء) کے ایک مقالے میں سوڈان کے اپسکوپل چرچ کے بشپ جناب نینتھیل گرنگ کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ آج جنوبی سوڈان کی تین چوتھائی آبادی مسیحی ہے، جبکہ خانہ جنگی شروع ہونے سے پہلے مسیحی آبادی ۱۵ فیصد تھی۔ "نیو سوڈان کونسل آف چرچز" سے وابستہ ایک کارکن جوزف اکالر سمجھتا ہے کہ "چرچ ہی واحد ادارہ ہے جو موجودہ صورتِ حال میں امید کی کرن ہے۔"

نیروبی (کینیا) کے ایک کیتھولک پادری جناب رینا ٹو کیزیٹو سیسانا کہتے ہیں کہ اُن علاقوں میں سیکڑوں افراد کو بپتسمہ دیا جا چکا ہے جہاں دس بارہ سال پہلے مظاہر پرستی اور اسلام کا اثر و رسوخ تھا۔ جناب سیسانا کے بقول "اُنہوں نے جنگلوں میں بہت دور تک سفر کیا اور چیتھڑے لٹکائے فاقہ زدہ لوگوں کو چاندنی راتوں میں کھلے آسمان تلے عبادت میں معروف پایا۔ یسوع مسیح اور اپنے ایمان سے اُن کی محبت اس قدر شدید ہے کہ اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔"

ایشیا

انڈونیشیا: حکومت اور مذہبی رہنما بین المذاہب کشمکش کے خاتمے کے لیے کوشاں ہیں۔

انڈونیشیا کے صوبہ نُوسا ٹینگارا تمو (Nusa Tenggara Timu) کی ۳۴ لاکھ آبادی میں اور مقامی مذاہب کے پیروکار شامل ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں مساجد کی بے حرمتی اور اس کے نتیجے میں ہونے والے فسادات کے بعد وزارتِ مذہبی اُمور کے صوبائی دفتر نے "مذہبی رہنماؤں کے درمیان رابطہ و مشاورت کے لیے فورم کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جس کا بنیادی مقصد مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینا تھا۔ یہ فورم کچھ عرصہ فعال کردار ادا کرتا رہا، مگر اب کچھ عرصے سے غیر مؤثر ہے۔